فون نمبر ۴۹ تار کا پتہ:۔ ڈیلی الفضل ربوہ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

REGD. No. L. 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

یومِ جمعہ

فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

۱۷ رمضان المبارک ۱۳۸۱ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
غیر ملکی ۵ "

ربوہ

جلد ۵۱/۱۶ | ۲۳ تبلیغ ۱۳۴۱ ہش | ۲۳ فروری ۱۹۶۲ء | نمبر ۴۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۲۲ فروری بوقت ۹ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح نو بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ حسب معمول کل بھی حضور سیر کے لئے تشریف لے گئے تھے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم حضور کو اپنے فضل سے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

آمین اللّٰھم آمین

احباب جماعت کے نام حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا تازہ پیغام

جماعت کا ہر فرد جس کا گزارہ ماہوار آمدن یا جائیداد پر ہے نظامِ وصیت میں شامل ہو

مرکزی اور مقامی جماعتوں کے عہدیداروں کو چاہئیے کہ وہ احباب کو نظامِ وصیت میں شامل کرنے کی طرف خاص طور پر توجہ دیں

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ
ھُوَ النَّاصِرُ

برادرانِ جماعت!

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ

ایک گزشتہ مجلسِ شوریٰ میں مَیں نے فیصلہ کیا تھا کہ ہر سال ایک ہفتہ وصیت منایا جایا کرے تاکہ وصایا میں اضافہ ہو اور تا اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے لوگوں کے اندر زیادہ سے زیادہ قربانی کا جذبہ پیدا ہو۔ نظارت بہشتی مقبرہ اس فیصلہ کی تعمیل ہر سال کرتی رہی ہے اور مجھے معلوم ہوا ہے کہ اس سال بھی "ہفتہ وصیت" منانے کے لئے ۱۲ سے ۱۸ مارچ کے ایام مقرر کئے گئے ہیں۔ سیکرٹری صاحب بہشتی مقبرہ نے مجھ سے خواہش کی ہے کہ اس موقعہ پر مَیں بھی جماعت کو کوئی پیغام دوں۔

مَیں دوستوں سے صرف یہ کہنا چاہتا ہوں کہ وصیت کی اہمیت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رسالہ "الوصیت" میں اچھی طرح واضح کر دی ہے۔ اس کے بعد مَیں نے بھی اپنے خطبات اور تقریروں اور تحریروں میں اس کی طرف بارہا توجہ دلائی ہے مگر جیسا کہ مجھے بتایا گیا ہے اب تک وصیت کرنے والوں کی تعداد قریباً ساڑھے سولہ ہزار تک پہونچی ہے جو جماعت کی موجودہ تعداد کے مقابلہ میں بہت کم ہے۔ اگر نظارت بہشتی مقبرہ کثرت سے اس بارہ میں "الوصیت" اور میری تقریروں اور تحریروں کو شائع کرے تو امید ہے کہ وصایا کی کمی بہت جلد دور ہو جائیگی اور سلسلہ کی مالی حالت بھی پہلے سے زیادہ مضبوط ہو جائے گی کیونکہ اس کی مضبوطی کا وصایا کی زیادتی کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔

پس مَیں اس کے ذریعہ جماعت کے ہر فرد کو جس کا گزارہ ماہوار آمدن یا جائداد پر ہے نظامِ وصیت میں شامل ہونے کی تحریک کرتا ہوں اور ہر مرکزی اور مقامی جماعت کے عہدیداروں کو ہدایت کرتا ہوں کہ وہ اس طرف خاص طور پر توجہ کریں۔

اس غرض کیلئے مناسب ہو گا کہ ہر جماعت میں سکرٹری وصایا مقرر کئے جائیں جو اس تحریک کو چلاتے رہیں۔ اسی طرح امراء اور مربیانِ سلسلہ کو بھی چاہیئے کہ وہ اس تحریک کو زندہ رکھنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ لوگوں کے ساتھ ہو اور وہ ہمیشہ اسلام اور احمدیت کی اشاعت کے لئے آپ لوگوں کو زیادہ سے زیادہ قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ والسلام

خاکسار:۔ مرزا محمود احمد ۲۱/۲/۶۲

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۳ فروری ۶۲ء

"خاتم النبیین" کے معنی میں جماعتِ احمدیہ منفرد نہیں ہے

ایک مولانا نے آیہ "خاتم النبیین" کے متعلق جو قیاس آرائی کی ہے ہم اس کے متعلق گذشتہ میں لکھ چکے ہیں اور قرآن کریم کا سیاق و سباق پیش کر کے واضح کر چکے ہیں کہ مولانا کی قیاس آرائی محض ذاتی ہے اس کو قرآن مجید یا کسی عالم دین کی وضاحت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ آج تک کسی عالم نے ایسی عجیب و غریب وجہ پیش نہیں کی کہ "خاتم النبیین" کے معنی ایسا نبی کرنا جس کے بعد کوئی نبی نہیں آسکتا اس لئے لازمی ہے کہ اللہ تعالےٰ نے یہ الفاظ یہاں اس لئے استعمال فرمائے ہیں "تاکہ یہ ظاہر کیا جائے کہ چونکہ اب کوئی نبی آئندہ آنے والا نہیں ہے اس لئے اس رسم کو اگر اب نہ مٹایا گیا تو پھر کبھی نہ مٹائی جاسکے گی خود مومن کے اسلوب بیان میں خاتم النبیین کے معنی اگر یہ لئے جائیں کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی مہر سے نبی بنائے جائیں گے تو اعتراض ہو سکتا تھا کہ ابھی کیا ضروری ہے آئندہ کوئی آنے والا نبی کر دے گا۔

ہم نے اس استدلال کی طفلانہ اور بے محل حیثیت کو واضح کر دیا ہے۔ ہم نے یہ بھی واضح کیا ہے کہ مولانا نے احمدیوں کے عقیدہ نبوت کو نظر انداز کر کے یہ استدلال کیا ہے۔ احمدیوں کا ہرگز یہ عقیدہ نہیں ہے کہ آنحضرت صلعم کے بعد کوئی تشریعی نبی آسکتا ہے۔ جس قسم کا نبی آنحضرت صلعم کے بعد احمدیوں کے عقیدہ کے متعلق ممکن ہے اس کی وضاحت بھی ہم نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حوالوں سے کر دی ہے۔ آج ہم مولانا کی اس غلط بیانی کی قلعی کھولنا چاہتے ہیں جو آپ نے اپنے مضمون میں مندرجہ ذیل الفاظ میں کی ہے یعنی

ایک گروہ جس نے اس دور میں نئی نبوت کا فتنہ عظیم کھڑا کیا ہے۔ لفظ خاتم النبیین کے معنی نبیوں کی مہر کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔

(پورا حوالہ الفضل مورخہ ۱۵ فروری ۶۲ء میں درج ہے)

مولانا کی "ایک گروہ" سے مراد "جماعت احمدیہ" ہے۔ جماعت احمدیہ کا جو عقیدہ ہے وہ ہم نے گذشتہ   میں بیان کر دیا ہے۔ مولانا کے طرز بیان سے واضح ہوتا ہے کہ گویا "جماعتِ احمدیہ" اس عقیدہ میں منفرد ہے کہ سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد "نبی آسکتا ہے"۔ مولانا کا یہ کہنا سراسر غلط ہے اور آپ کے اس قول سے بھی واضح ہوتا ہے کہ آپ نے اس بارے میں لکھتے وقت نہ صرف جماعت احمدیہ کے صحیح عقیدہ کو سمجھنے کی کوشش نہیں کی بلکہ اگر کی ہے تو اس کے متعلق کوئی تحقیق نہیں کی۔ حالانکہ اگر مولانا چاہتے تو ان کو ایسا لٹریچر مہیا کیا جاسکتا تھا جس سے وہ اکثر علمائے دین کی اس مسئلہ پر رائے کو معلوم کر سکتے تھے ....

....

.... اور اس کے بعد وہ اس مسئلہ پر لکھنے بیٹھتے تو وہ ہرگز ایسی غلطی نہ کر پاتے۔

ہمیں افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ یہ مولانا ان لوگوں میں سے ہیں جو محض تعصب کی بناء پر جماعت احمدیہ کے خلاف اظہار رائے کرتے رہتے ہیں اور کبھی اس امر کی ضرورت نہیں سمجھتے کہ احمدیوں کے صحیح عقیدہ کو معلوم کر کے اس کی شرعی حیثیت معلوم کی جائے۔ ان مولانا نے ۱۹۵۳ء کے فسادات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیا تھا۔ اس ضمن میں آپکے کارہائے نمایاں کا ذکر تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ میں خاص طور پر کیا گیا ہے۔ اس سے بڑھ کر ہمیں اس مدیر اخبار پر افسوس ہے جس نے ایسے مقالہ کو جس میں تحقیقات کو قطعاً دخل نہیں بڑی تعریفوں کے ساتھ شائع کیا ہے۔ ذیل میں ہم بعض اہل علم حضرات کی رائے "خاتم النبیین" اور حدیث لانبی بعدی کے متعلق درج کرتے ہیں جس سے کم از کم یہ معلوم ہو جائے گا کہ جماعتِ احمدیہ اپنے عقیدہ میں منفرد نہیں ہے جیسا کہ مولانا مذکور تاثر دینا چاہتے ہیں۔ فھو ھذا

"حضرت شیخ محی الدین ابن عربی رح جو ساتویں صدی ہجری کے شروع میں گزرے ہیں، اپنی کتاب فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۷۳ صفحہ ۳ میں لکھتے ہیں کہ وہ نبوت جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظاہر ہونے سے ختم ہو گئی ہے وہ تشریعی نبوت ہے۔ اس کا دنیا میں کوئی مقام نہیں۔ پس اب کوئی شریعت ایسی نہیں ہو گی جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی شریعت کو موقوف کرے۔ اور کوئی شریعت ایسی نہیں ہو گی جو آپکی شریعت میں کوئی حکم زائد کرے۔ اور یہی معنے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد کے ہیں کہ رسالت اور نبوت منقطع ہو چکی ہے۔ پس میرے بعد اب کوئی رسول اور نبی نہیں ہے۔ یعنی کوئی ایسا نبی میرے بعد نہیں جو کسی ایسی شریعت پر قائم ہو جو میری شریعت کے مخالف ہے۔ بلکہ جب کوئی نبی ہو گا تو وہ میری شریعت کے حکم کے ماتحت ہو گا اور کوئی رسول میرے بعد نہیں ہو گا۔ یعنی کوئی شخص مخلوق اللہ میں اب نہیں ہو گا جو کوئی نئی شرع لائے اور اس کی طرف لوگوں کو بلائے۔ یہی وہ چیز ہے جو ختم ہوئی ہے اور جس کا دروازہ بند ہوا ہے۔ نہ کہ نبوت کا مقام بند ہوا ہے۔

اسی طرح حضرت محی الدین ابن عربی رح لکھتے ہیں کہ جب عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ نازل ہوں گے تو وہ نبوت مستقلہ کے ساتھ نہیں اتریں گے بلکہ وہ نبوت مطلقہ والے ولی ہو کر اتریں گے اور یہ وہ نبوت ہے جس میں محمدی اولیاء بھی ان کے ساتھ شریک ہیں۔

(فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۷۳ صفحہ ۱۳ تا ۴۹)

اسی طرح وہ لکھتے ہیں کہ نبوت مخلوقات میں قیامت تک جاری ہے۔ گو کہ شریعت کے لحاظ سے وہ ختم ہو چکی ہے۔ اور شریعت نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے اور یہ ناممکن ہے کہ خدا تعالےٰ کا الہام دنیا میں سے بند ہو جاوے۔ کیونکہ اگر وہ بند ہو جاوے تو دنیا کی روحانی غذا ختم ہو جاتی ہے اور روحانی وجودوں کے زندہ رہنے کا کوئی ذریعہ باقی نہیں رہتا۔

(فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۷۳ صفحہ ۸۲)

پھر وہ فرماتے ہیں۔ نبوت عامہ یعنی جو شریعت سے خالی ہے وہ اس امت کے بڑے لوگوں میں قیامت تک جاری ہے۔

(فتوحات مکیہ جلد ۲ صفحہ ۹۰ سوال ۸۳)

پھر وہ لکھتے ہیں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ رسالت اور نبوت بند ہو گئی ہے اس کے صرف یہ معنی ہیں کہ آپ کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا نبی نہیں آئے گا پس اسکو خوب اچھی طرح ذہن نشین کر لے۔

(فتوحات مکیہ جلد ۲ باب ۱۸۴ صفحہ ۲۱۷)

پھر وہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں پر رحم فرما کر نبوت عامہ ان میں باقی رکھی۔ یعنی وہ نبوت جس کے ساتھ شریعت نہیں تھی (شرح فصوص الحکم فصل حکمۃ قدریہ صفحہ ۲۴۴)

سید عبد الکریم جیلی جو قدوۃ الاولیاء کہلاتے ہیں لکھتے ہیں۔ نبوت تشریعی کا حکم رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بعد پھر بند ہو گیا اور اسی وجہ سے رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین کہلائے کیونکہ وہ کامل تعلیم لے کر آئے تھے۔

(الانسان الکامل باب ۳۶ صفحہ ۶۹)

حضرت ملا علی قاری رح (جو گیارھویں صدی ہجری کے شروع میں گذرے ہیں اور جو حنفیوں کے عقائد کے مدون ہیں۔ یعنی جنہوں نے ان کے عقائد کو ایڈٹ کیا ہے) وہ اپنی کتاب "موضوعاتِ کبیر" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"قلت ومع ھذا لو عاش ابراھیم وصار نبیًّا وکذا لو صار عمر نبیًّا لکانا من اتباعہ کعیسیٰ والخضر والیاس علیھم السلام۔ فلا ینا قض قولہ خاتم النبیین اذا لمعنی انہ لا یاتی بعدہ نبی ینسخ ملتہ ولم یکن من امتہ فیقوی حدیث لو کان موسیٰ حیًّا لما وسعہ الا اتباعی۔"

(موضوعات کبیر ملا علی قاری رح صفحہ ۵۸، ۵۹ مطبع مجتبائی)

ترجمہ:۔ میں کہتا ہوں کہ باوجود اس کے کہ اگر صاحبزادہ ابراہیم زندہ رہتے اور نبی ہو جاتے۔ اور اسی طرح اگر حضرت عمر بھی نبی ہو جاتے تو دونوں آنحضرت صلعم کے تابعین میں سے ہوتے جس طرح عیسیٰ۔ خضر اور الیاس (کے بارے میں ہمارا عقیدہ ہے) یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا کہ اگر ابراہیم زندہ رہتا تو ضرور سچا نبی ہوتا۔ آیت خاتم النبیین کے خلاف نہیں ہے۔ کیونکہ خاتم النبیین کے معنی صرف اس قدر ہیں کہ آپ کے بعد کوئی ایسا نبی نہیں آئے گا۔ جو آپ کی ملت کو منسوخ کرے اور آپ کی امت میں سے نہ ہو۔ اسی عقیدہ کی تقویت اس حدیث سے ہوتی ہے کہ اگر موسیٰ زندہ ہوتے تو میری اتباع کے بغیر انہیں کوئی چارہ نہ ہوتا۔"

افریقہ میں اسلام کی ترقی اور عیسائیت کے تنزل کے اسباب

مغربی جرمنی کے ایک جریدہ کے نامہ نگار خصوصی کے تاثرات

از مکرم یحییٰ فضلی صاحب مبلغ اسلام مقیم ہمبرگ

مغربی جرمنی کے ایک اہم ہفتہ وار جریدہ Stern نے ۱۲ نومبر ۱۹۶۰ء کی اشاعت میں ایک مضمون God in Africa کے عنوان کے تحت شائع کیا ہے جو رسالہ کے خصوصی نامہ نگار Joachim Heldt نے یوگنڈا (مشرقی افریقہ) سے بھجوایا ہے۔ جنہیں افریقہ میں اسلام کی ترقی کے اسباب اور اصل صورت حال کا پتہ لگانے کے لئے بھجوایا گیا ہے، آپ مغربی افریقہ کا دورہ کرنے کے بعد اب مشرقی افریقہ میں پہونچے ہیں اور سب سے پہلے یوگنڈا کا دورہ کیا ہے۔ زیر نظر مضمون میں وہاں پر عیسائی مشنریوں کی اسی سالہ متواتر کوششوں کی ناکامی اور آئندہ کے بارہ میں مکمل مایوسی کا اظہار کیا گیا ہے۔ صاحب مضمون میں وہاں پر عیسائی مشنریوں کی اسی سالہ متواتر کوششوں کی ناکامی اور آئندہ کے بارہ میں مکمل مایوسی کا اظہار کیا گیا ہے۔ صاحب مضمون نے اسلام کی بڑھتی ہوئی مقبولیت اور اس کے بالمقابل عیسائیت کی شکست کے اسباب معلوم کرنے کی کوشش کی ہے اور بالآخر اس حقیقت کا اعتراف کئے بغیر نہیں رہ سکے۔ کہ اسلامی تعلیمات افریقن معاشرہ میں بھی رواج پانے کی صلاحیت رکھتی ہیں۔ جبکہ عیسائیت کی غیر لچکدار تعلیم مختلف معاشروں اور قوموں کی ضروریات پورا کرنے سے قاصر ہے یہی وہ راز ہے جس کی بدولت آج افریقہ کی ۴۰ فیصد آبادی پیغمبر اسلام (صلے اللہ علیہ وسلم) کی آواز پر لبیک کہتی نظر آتی ہے جبکہ عیسائیت کی ترقی نہ صرف یہ کہ رُک چکی ہے بلکہ اب اس کے کوچ کے دن نظر آتے ہیں۔

صاحب مضمون نے عیسائی مشنوں کی اسی سالہ تاریخ کو اختصار سے پیش کرتے ہوئے بتایا کہ پہلے پہل انگریز حکومت کی مدد سے پروٹسٹنٹ مشنری کمپالا حکومت کے زمانہ میں یہاں پہونچے جلد بعد کیتھولک مشنری بھی آن نکلے۔ اور دونوں فرقوں میں خطرناک جھڑپیں ہونے لگیں۔ مگر اب دونوں اسلام کے خلاف متحد ہو چکے ہیں۔ باوجودیکہ یوگنڈا کی ۶۶ لاکھ آبادی میں سے ۲۲ لاکھ عیسائی بنائے جا چکے ہیں اور مسلمانوں کی تعداد دس لاکھ سے زیادہ نہیں۔ اس وقت مسلمانوں میں بیداری پیدا ہو چکی ہے۔ اور ان کی تعداد میں انتہائی تیزی سے اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ جبکہ عیسائی کیمپ میں نئے شامل ہونے والے تو ایک طرف رہے۔ خود اس تعداد کو برقرار رکھنا دشوار ہو چکا ہے۔

صاحب مضمون افریقہ میں اسلام کی ترقی کے بارہ میں عیسائی مشنریوں کے خیالات معلوم کرنے کے لئے کمپالہ کے دو پادریوں سے اپنی ملاقات کا تذکرہ کرتے ہیں۔ ان کے اپنے الفاظ میں — "میں یہ پوچھنا چاہتا تھا کہ آخر کیا سبب ہے کہ مشرقی افریقہ میں اسلام کو عیسائیت کے بالمقابل زیادہ کامیابی حاصل ہو رہی ہے؟" وہ کہتے ہیں جب میں نے یہ سوال ایک یورپین پادری سے کیا۔ تو انہوں نے صرف یہ کہہ کر پیچھا چھڑایا کہ مسلمان نت نئی مسجدیں بناتے چلے جاتے ہیں کیونکہ ان کے پاس ہم سے زیادہ روپیہ ہے۔ اس لئے انہیں کامیابی بھی زیادہ ہو رہی ہے۔"

دوسرے پادری نے کہا۔

"اسلام کی ترقی کا صحیح اندازہ اعداد وشمار سے ہو سکتا ہے۔ ۱۹۳۰ء میں مسلمان چار کروڑ تھے اور آج ان کی تعداد ساڑھے آٹھ کروڑ سے بھی بڑھ چکی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہوا کہ پورے افریقہ کی آبادی کا چالیسواں حصہ مسلمان ہو چکا ہے۔ اور آجکل سال بھر میں کیتھولک اور پروٹسٹنٹ دونوں چرچوں کے ذریعہ عیسائی ہونے والوں کی مجموعی تعداد سے بھی زیادہ لوگ اسلام قبول کر رہے ہیں۔"

رہا یہ سوال کہ اسلام افریقیوں میں کیوں مقبول ہو رہا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ اسلام انہیں نئی ایک قدیم روایات کو بدلنے پر مجبور نہیں کرتا بلکہ انہیں کو اسلامی رنگ میں ڈھال لیتا ہے۔ — صاحب مضمون نے پوچھا "کیا عیسائیت نے قدیم معاشرہ کو یکسر اکھاڑ پھینکنے کی کوشش کی تھی؟"

"معاشرتی نظام کے تار و پود یکسر طور پر بکھیرنے کی سعی تو نہیں کی گئی۔ تاہم ایک بڑی حد تک ہم نے اس کی مخالفت کی ہے۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ بیس برس کے عرصہ میں اسلام کو اس سرزمین پر قدم جمانے کا موقعہ مل گیا۔ سچی بات ہے کہ ہمارے مشنریوں نے افریقی ذہنیت اور مزاج کے خلاف انتہائی تشددانہ رویہ اختیار کئے رکھا ہے۔"

"آپ لوگ تعدد ازدواج کے خلاف ہونگے" صاحب مضمون نے کہا۔ "اور اس طرح افریقن معاشرہ کی اس اہم کڑی کو توڑنا چاہا ہوگا۔"

"تعدد ازدواج کا رواج تو اب چند سالوں کا مہمان ہے جو نئی تہذیب کی آمد کے ساتھ ہی ختم ہو جائے گا۔ تاہم مسلمان اس سے ضرور فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ وہ لوگوں کو یہ لالچ دیکر اپنی طرف بلاتے ہیں کہ اسلام قبول کر کے تم امیر ہو جاؤ گے اور جب امیر ہو گئے تو زیادہ شادیاں بھی کر سکو گے"۔

"چرچ اس کا مقابلہ کس انداز سے کرتا ہے۔" مقالہ نگار نے پوچھا۔

"چرچ اس کا مقابلہ دو طرح سے کیا ہے۔ پہلے تو ہم نے یہ سوچا کہ مشرکین (جو کسی مذہب سے تعلق نہیں رکھتے) کو قابو کرنا آسان ہے اس لئے ان میں کام ہوتا رہا۔ مگر اب ہم نے براہ راست مسلمانوں کو عیسائی بنانے کا منصوبہ بنایا ہے اور وہ اس طرح کہ معاشرہ میں بنیادی تبدیلیاں پیدا کر کے اسے عیسائی تہذیب و تمدن میں بدل دیا جائے۔ یہی ایک ذریعہ ایسا ہے جس سے ہم اسلام کی ترقی میں روک پیدا کر سکتے ہیں ہم باقاعدہ طور پر ایسی سوسائیٹیاں بنا رہے ہیں جن کے سہارے عیسائیوں کو معاشرہ میں اونچا مقام حاصل ہو جائے"

"کیا آپ معاشی پہلو کو مضبوط کرنے پر زور دے رہے ہیں" مضمون نگار نے پوچھا

"ہاں! یوگنڈا میں اسلام کی ترقی کا سبب بھی تو یہی چیز ہے۔ یہ سب ہندوستانیوں کی بدولت ہے۔ جن کے ہاتھ میں سارے مشرقی افریقہ کی تجارت ہے اور اسی کے بل پر یہ لوگ اس ملک میں اسلام کو پھیلا رہے ہیں"...

اس کے ساتھ اسلام کی ترقی کا ایک اور سبب بیان کرتے ہوئے عیسائی پادری نے ایک ایسی بودی بات کی جو بجائے خود مضحکہ خیز ہے انہوں نے کہا "ماسکو ریڈیو افریقہ کے لئے مہینہ میں پندرہ سو نشریاتی گھنٹے اور پیکنگ چھ سو گھنٹے پروگرام نشر کرتا ہے اور یہ لوگ افریقہ میں قدم جماتے کے لئے

حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم

رمضان کا آخری عشرہ

عن عائشة رضی اللہ عنہا انها قالت. کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم اذا دخل العشر احیا اللیل وایقظ اهله وجدّ وشدّ المئزر

ترجمہ - حضرت عائشہ رضؓ سے روایت ہے کہ حضرت رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب رمضان کے آخری دس دن شروع ہوتے تو آپ رات کو غیر معمولی بیدار رہتے۔ اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار فرمایا کرتے تھے اور بڑے اہتمام سے عبادت فرمایا کرتے

تشریح - رمضان کا مبارک مہینہ لاتعداد برکات اور فیوض سماویہ کا مہینہ ہے روحانیت وعبادت کا عام انتشار ہوتا ہے۔ اور جب آخری دس دنوں میں ایک مومن یہ محسوس کرتا ہے کہ یہ مبارک وقت جا رہا ہے تو فطری طور پر اس نعمت کے حصول میں پہلے سے بھی زیادہ کوشاں و سرگرداں نظر آتا ہے۔ رمضان کے ان آخری دس ایام میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فداہ ابی امی خدا تعالےٰ کے حضور مناجات کرنے کے لئے رات کو کھڑے ہو جاتے اور آپ کے مبارک سینہ سے کثرت رقت۔ ابتہال اور خشیۃ اللہ کی وجہ سے ابلتی ہوئی ہنڈیا کی طرح آواز آیا کرتی اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار فرمایا کرتے۔

(مرتبہ۔ شیخ نور احمد منیر)

اسلام کو استعمال کرتے ہیں :۔

نہایت محدود معلومات رکھنے والے بھی جانتے ہیں کہ اسلام اور کمیونزم آپس میں کسی صورت میں بھی صلح نہیں کر سکتے اور یہی وجہ ہے کہ آج مغرب کی نظر میں کمیونزم کے سیلاب کو کامیابی سے روک سکتی ہے تو وہ اسلام ہے۔ کیا اس حقیقت کو جان لینے کے بعد کوئی شخص عیسائی پادری کی اس بات پر اعتبار کرے گا جو اس نے افریقہ میں اسلام کی ترقی کے اسباب بیان کرتے ہوئے کہی ہے۔

مضمون نگار دوسرے روز اسلامی مشن (مسجد احمدیہ کمپالا) میں جانے کا تذکرہ کرتا ہے جہاں ایک بڑے متین و سنجیدہ مسلمان مبلغ نے اس کا استقبال کیا۔ سوالات سننے کے بعد انہوں نے کہا۔

"بہتر ہوگا آپ ہماری یہ کتاب ساتھ لے جائیں اور ٹھنڈے دل کے ساتھ مندرجات پر غور کریں۔ آپ کے جملہ سوالوں کا جواب اس میں موجود ہے"

اس کتاب "Why Islam" کے بارہ میں مقالہ نگار لکھتا ہے کہ اس کا مطالعہ ہمارے لئے بڑے جگرے کا کام ہے۔ مثلاً ایک عنوان ہے "مسخ شدہ عیسائیت" جس کے تحت درج ہے :۔

"گزشتہ سالوں میں نئی تحقیق نے عیسائیت کی ابتداء اور تغیر و تبدل کی تاریخ پر سے بہت حد تک پردہ اٹھا دیا ہے اور کئی ایک پوشیدہ باتیں سامنے آگئی ہیں۔ اعداد و شمار بتا رہے ہیں کہ یورپ و امریکہ کے مختلف چرچوں کا رسوخ اور تعداد متواتر کم ہو رہی ہے، اور اس امر کا خطرہ پیدا ہو رہا ہے کہ بالکل معدوم ہو کر محض بنی نوع انسان کی ہمدردی و مدد کے وعظوں تک محدود ہو کر رہ جائے۔

"عیسائی عقائد کا جو محاسبہ اس کتاب میں کیا گیا ہے اسے تین نکات پر مشتمل قرار دیا جا سکتا ہے :۔

اوّل :۔ بائیبل و انجیل میں اس قدر تغیر و تبدل ہوئے ہیں کہ ان کی پیروی سے صحیح ایمان ناممکن ہے

دوم :۔ یسوع مسیح کوئی نئی شریعت لے کر نہ آئے تھے۔ ان کی طرف ایک نئے مذہب کو منسوب کرنا چرچ کا کارنامہ ہے۔

سوم :۔ عیسائیت سے پولوس رسول اور بعض دوسروں کی ایجاد ہے جس کے عقائد کی بنیاد قدیم رومی مشرکانہ خیالات پر رکھی گئی ہے۔

"یسوع (مسیح) کی زندگی کے اصل حالات انجیل کے بیان سے قطعاً مختلف ہیں تازہ تحقیق نے ثابت کیا ہے کہ جب عیسوی سن کی ابتداء سے آٹھ سال قبل ایک غریب خاندان میں پیدا ہوئے جن کے کئی ایک بچے تھے۔

(یہاں غالباً مضمون نگار سے سہو ہوا۔ حضرت مسیحؑ کی پیدائش کا بن باپ ہونا بیان کرنے سے رہ گیا ہے۔ جو قرآن کریم کی شہادت کی بنا پر مسلمانوں میں مسلم ہے) آپ کی جائے پیدائش بیت اللحم کے بجائے ناصرۃ ہے جو حضرت مریمؑ کے والدین کا گاؤں تھا۔ آپ نے ابتداءً معمار کا پیشہ اختیار کیا اور ایک یہودی صوفی فرقہ "اسینی برادری" میں شمولیت اختیار کی۔ چالیس سال کی عمر میں پہلی بار آپ کے فلسطین میں ہونے کا پتہ چلتا ہے جہاں آپ کو خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور کیا گیا۔ آپ نے گلیل کے لوگوں کو پیروی کی دعوت دی مگر فریسیوں اور دوسرے علماء نے سخت مخالفت کی کیونکہ وہ لوگ ایک نوعی مسیح کا انتظار کر رہے تھے جو بنی اسرائیل کو غیروں کی غلامی سے آزاد کرا دے گا۔

۲۵ سنہ میں لوگ حضرت مسیحؑ کے خلاف کھڑے ہو گئے اور آپ کو گرفتار کر لیا گیا اور یہودی علماء اور پھر رومن مجسٹریٹ کے سامنے پیش کیا گیا۔ جہاں سے آپ کو سزائے موت کا حکم سنایا گیا اور صلیب پر لٹکا دیا گیا۔ لیکن سبت کی رات شروع ہونے والی تھی اس لئے صرف تین گھنٹے کے بعد آپ کو اتار لیا گیا جبکہ آپ بیہوش تھے تاہم مرے نہ تھے۔ آپ کو اسینی برادری کے ایک رکن کے باغ کے تہ خانہ میں تین دن تک رکھا گیا اور مرہم پٹی کی گئی۔ تیسرے روز آپ یروشلم کے لئے روانہ ہو گئے۔ یہاں سے آپ نے شمال کی طرف نصیبین اور ایشیائے کوچک سے سفر کیا۔ بعد ازاں ایران کے علاقہ کاشان سے ہوتے ہوئے افغانستان پہنچے یاد رہے کہ افغانستان اور کشمیر میں گمشدہ اسرائیلی قبائل آباد ہیں۔ چنانچہ قبائل و زبان کی جدید تحقیق سے یہ امر پایہ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ یہاں حضرت مسیحؑ نے سالہا سال تبلیغ و وعظ کیا۔ چنانچہ آپ کے آثار غزنی، جلال آباد اور مری میں ملتے ہیں۔ موخر الذکر مقام مری میں آپ کی والدہ حضرت مریمؑ فوت ہو گئیں اور یہیں دفن ہیں۔ حضرت مسیحؑ ۱۲۰ سال کی عمر میں (عیسوی سن کے مطابق ۱۱۲ سنہ) میں سری نگر (کشمیر) کے مقام پر فوت ہوئے جہاں آپ کا روضہ حضرت بل محلہ خان یار میں آج بھی دیکھا جا سکتا ہے۔

صرف اسلام کے بانی حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ایک ایسے بانی مذہب ہیں جن کی زندگی کی ایک ایک تفصیل ہم تک پہنچی ہے۔ اور یہی ایک ہستی کامل نمونہ پیش کرتی ہے اور آپ ہی ایک ایسے انسان ہیں جنہوں نے حیات بعد الممات کی گویا تصویر کھینچ کے رکھدی ہے ......"

اس مضمون کے ساتھ کئی ایک تصاویر شائع کی گئی ہیں۔ جن میں سے ایک خاص طور سے قابل ذکر ہے۔ جس میں غالباً عید کے موقع پر مسلمانوں کو نماز کے لئے جمع ہوتے دکھایا گیا ہے ہزاروں انسان صفیں باندھے کھڑے ہیں جبکہ سینکڑوں ابھی آ رہے ہیں ایک نوٹ میں مضمون نگار لکھتا ہے کہ دن بدن مسجدوں کے سامنے لوگوں کی صفوں میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ ایک اور تصویر میں دو افریقیوں کو قدیم رسم کے مطابق ناچتے ہوئے دکھایا گیا ہے۔ اور اس کے ساتھ نوٹ میں درج کیا گیا ہے کہ قدیم افریقیوں کو مشرکین میں داخل سمجھنا کسی طرح درست نہیں کیونکہ ان میں سے بیشتر عیسائیت کی آمد سے قبل بھی ایک واحد لاشریک خدا پر ایمان رکھتے تھے۔ ایک اور تصویر کے ساتھ لکھا ہے۔

"آج تمام سمجھدار عیسائی مشنری یہ کہنے پر مجبور ہیں کہ تعدد ازدواج کا مسئلہ افریقی معاشرہ کا لازمی جزو ہے۔ ہم نے ضرورت سے زیادہ اس بارہ میں سختی کی ہے۔ ہمیں اس معاملہ کو چھیڑنا ہی نہ چاہیئے تھا"

اسی طرح افریقہ میں مذہبی رجحانات دکھانے کے لئے ایک نقشہ شائع کیا گیا ہے جس کا عنوان ہے :۔

"افریقہ میں اسلام کی پیشقدمی"

"اسلام جو ایک پیغمبر کا لایا ہوا مذہب ہے اور جس نے صحرا میں جنم لیا اب تک وسطی افریقہ کے جنگلوں اور مشرقی افریقہ میں ہی پہنچا تھا۔ لیکن چند سالوں سے اس نے باقاعدہ طور پر قدم مذہبوں کے علاقوں میں بھی تبلیغی مہم جاری کر رکھی ہے۔ عیسائیت زیادہ تر ساحل کے ساتھ ساتھ یا وسطی افریقہ کی بعض ریاستوں میں قدم جما سکی ہے اور آج ساڑھے تین کروڑ عیسائی افریقہ میں پائے جاتے ہیں جب کہ مسلمانوں کی مجموعی تعداد ساڑھے آٹھ کروڑ سے بھی بڑھ چکی ہے!"

اس رپورتاژ پر کسی تبصرہ کی ضرورت نہیں۔ یہ اس رجحان کی نشاندہی کرتا ہے جس کے باعث ایک طرف تو افریقہ میں اسلام نہایت تیزی سے آگے بڑھ رہا ہے اور دوسری طرف یورپ کے عیسائی حلقوں میں افریقہ سے عیسائیت کی صف لپیٹ جانے کا یقین ہو چکا ہے رہا یہ سوال کہ افریقہ میں اس تبدیلی پیدا کرنے کا باعث کون لوگ ہیں۔ تو اس بارہ میں کچھ کہنے کی حاجت نہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی دور بین نگاہ نے عین وقت پر بھانپ لیا تھا کہ اب افریقہ اسلام کی گود میں آنے کے لئے بیقرار ہے اور چالیس سال سے بھی کم عرصہ میں (جب کہ جماعت احمدیہ کے تبلیغی مشن افریقہ میں کھولے گئے) دشمن تک یہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو چکے ہیں کہ افریقہ کو عیسائی بنانے کا خواب ہمیشہ کے لئے پریشان کر دیا گیا ہے۔ اور اب تو اخبارات کھلم کھلا افریقہ کے مستقبل قریب میں اسلامی براعظم بن جانے کا اظہار کرنے لگے ہیں۔ خدا تعالےٰ یہ دن جلد لائے۔ آمین۔

دعائے مغفرت :۔ میری والدہ ماجدہ وفات پا گئی ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب دعائے مغفرت فرمائیں (مرزا ظہور احمد ولد مرزا گل عباس خان زمیندار دہ مغفرت ۳۲ نواب شاہ)

جماعت احمدیہ کی تینتالیسویں (۴۳) مجلس مشاورت

۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگی

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ تینتالیسویں مجلس مشاورت کا اجلاس ۲۳-۲۴-۲۵ امان ۱۳۴۱ھش مطابق ۲۳-۲۴-۲۵ مارچ ۱۹۶۲ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار ربوہ میں ہوگا۔ انشاء اللہ۔ عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ اپنے نمائندگان کا انتخاب کر کے جلد دفتر ہذا میں اطلاع دیں۔ سیکرٹری مجلس مشاورت

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی)

حضرت محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا عدیم المثال عفو اور درگذر

از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج مبلغ سیرالیون ولائبیریا مغربی افریقہ

(۲)

انسانیت اور روحانیت کا کامل نمونہ

پس یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ اپنے دشمنوں اور پھر اشد ترین دشمنوں پر غلبہ اور مقدرت حاصل کرکے ان سے عفو و درگذر اور احسان کا سلوک کرنا نہایت کٹھن اور مشکل مگر بلند ترین فعل ہے جسے وہی انسان سرانجام دے سکتا ہے جو کہ انسانیت اور روحانیت دونوں لحاظ سے کامل ترین شخصیت ہو اور جو ایک طرف خدا تعالےٰ کا مقرب اور اس کا مظہر اتم ہو اور دوسری طرف انسان کی محبت اور اس سے سچی ہمدردی میں اس کا دل گداز ہو گیا ہو وہ فکان قاب قوسین او ادنیٰ کا حقیقی مصداق ہو اور یہ صفات بدرجۂ اتم و اعلےٰ سوائے سید الکونین حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے اور کسی میں نہیں پائی گئیں کیونکہ دنیا کے جملہ مذہبی اور سیاسی رہنماؤں اور بادشاہوں میں سے آپ ہی ایک واحد شخصیت ہیں جنہوں نے اپنے اشد ترین دشمنوں پر غلبہ و اقتدار حاصل کرنے کے بعد نہ صرف انہیں معاف کر دیا اور ان سے عفو و درگذر سے کام لیا بلکہ احسان اور ہمدردی کا سلوک بھی کیا اور دشمن بھی وہ جنہوں نے سالہا سال تک آپ اور آپ کے جملہ صحابہ اور خاندان کی زندگی تلخ کر رکھی تھی اور ان پر وہ وہ مظالم ڈھائے تھے جن کی مثال تاریخ عالم میں نہیں ملتی۔ وہ کونسا ظلم اور کونسی زیادتی ہے جو آپ پر اور آپ کے خاندان پر اور آپ کے ماننے والوں پر نہ کی گئی اور مخالفتوں اور ایذاؤں کا یہ سلسلہ ایک لمبے عرصہ تک چلتا چلا گیا۔ لیکن جب اللہ تعالےٰ نے آپ کو یہ انسانیت سوز اور وحشیانہ مظالم کرنے والوں پر غلبہ عطا کیا تو وہی لوگ جنہوں نے آپ کو انتہائی ذلیل کرنے کی کوشش کی جنہوں نے آپ کے مقدس صحابہ کے مثلے کئے اور بعض کو قتل کرکے اُن کے جگر چبائے۔ جنہوں نے مسلمان عورتوں کی بے انتہائی بے حرمتی کی اور مردوں کو ان پر ہاتھ اٹھائے اور انہیں بے دردی سے شہید کیا جنہوں نے متواتر تین سال تک آپ کا اور آپ کے خاندان اور صحابہ کا بائیکاٹ کیا اور ہر طرف سے ان کی ناکہ بندی کی اور انہیں تپتی ہوئی ریت پر لٹا کر اور گرم پتھروں پر گھسیٹ گھسیٹ کر ایذائیں دیں جنہوں نے آپ کو اپنے محبوب وطن سے نکلنے پر مجبور کیا ہاں وہی لوگ جب مغلوب ہو کر آپ کے سامنے لائے گئے تو آپ نے سب کو ایک رحیم و کریم باپ اور نہایت حلیم و مہربان بھائی کی طرح یکسر معاف کر دیا اور نہ صرف ان پر کوئی سرزنش نہ کی بلکہ ان سے احسان و رواداری اور محبت کا ایسا اعلےٰ درجہ کا سلوک کیا کہ وہی دشمن بعد میں خود بخود مسلمان ہو کر گوناں گوں دنیوی اور اخروی نعمتوں کے وارث ٹھہرے اور صدیوں تک انہوں نے اسلامی دنیا پر حکومت کی۔

موجودہ سیاسی رہنماؤں کا نمونہ

عام انسانی عقل اس امر کو قبول نہیں کرتی کہ کوئی شخص لمبا عرصہ اس قدر شدید مظالم دکھ اور تکلیفیں سہنے کے بعد اپنے دشمنوں کو معاف بھی کر سکتا ہے دور کیوں جائیں۔ گذشتہ سال کا واقعہ ہے کہ ترکی میں فوجی انقلاب کے بعد حکومت کے سابقہ وزراء پر مقدمہ چلایا گیا اور رعایا پر ان کے مظالم اور وطن سے غداری کے سبب انہیں موت کی سزا دی گئی ان کا جرم اور ان کے مظالم دشمنان رسول عربی صلے اللہ علیہ وسلم کے مظالم کے مقابل پر یقیناً کوئی حقیقت نہ رکھتے تھے۔ پھر دنیا کی بڑی بڑی حکومتوں اور قوموں کے سربراہوں نے ان کے حق میں سفارشیں بھی کیں اور ترکیہ کی فوجی حکومت سے متعدد درخواستیں اور اپیلیں کی گئیں۔ کہ ان وطنی مجرموں کی جان بخشی کر دی جائے اور موت کی سزا لمبی قید وغیرہ سے بدل دی جائے مگر فوجی حکومت ٹس سے مس نہ ہوئی اور اس کے سربراہوں کا جذبۂ انتقام اس شدت سے ان کے دماغوں پر مسلط رہا کہ انہوں نے بیرونی دنیا کے بڑے بڑے لیڈروں اور حکومتوں کے نمائندوں کی ایک نہ سنی اور عدنان مندریس اور اس کے ساتھی وزراء وغیرہ کو موت کے گھاٹ اتار کر ہی دم لیا۔

گذشتہ جنگ عظیم کے اختتام پر ہٹلر مسولینی اور دیگر شکست خوردہ لیڈروں سے بھی جو سلوک فاتح اقوام نے کیا اور جس درندگی اور وحشیانہ رنگ میں ان کی مردہ لاشوں کی بے حرمتی کی گئی وہ کسی سے پوشیدہ نہیں یہ سب کچھ جذبۂ انتقام ہی کے غلط استعمال کی ایک جھلک ہے۔ اسی طرح ہلاکو خاں چنگیز خاں اور نادر شاہ وغیرہ نے جس طرح اپنے مغلوب اور نہتے دشمنوں اور ان کے ساتھ لاکھوں معصوم انسانوں کو ہلاک کیا اور قتل عام کے ذریعہ خون کی ہولیاں کھیلیں وہ سب جذبۂ انتقام ہی کے غلط استعمال کے شرمناک کرشمے ہیں جو انسانی تاریخ کے صفحات پر ایسے سیاہ دھبے ہیں جو کبھی مٹ نہیں سکتے

روسی سربراہوں کا نمونہ

روس کے موجودہ سربراہ مسٹر خروشچیف نے بھی اپنی برسر اقتداری سے فائدہ اٹھاتے ہوئے گذشتہ دنوں روس کے سابقہ لیڈر فیلڈ مارشل سٹالن اور اس کے ساتھی مسٹر مالوٹاف سے اپنے انتقامی جذبہ اور جوش اور طاقت و اقتدار کے نشہ میں مخمور ہو کر یوں بدلے لئے ہیں کہ روس کے جتنے شہروں اداروں عمارتوں یا سڑکوں وغیرہ کے نام ماسٹر سٹالن کے نام سے موسوم یا معنون تھے۔ ان سب کو یکسر بدل ڈالا ہے بلکہ اس کی لاش کو بھی جو کمیونزم کے پہلے لیڈر لینن کے ساتھ ایک ہی جگہ دفن تھی وہاں سے اکھاڑ کر کسی اور عام جگہ جا دبایا ہے گویا اب اس کا مردہ لاش اور بوسیدہ ہڈیوں کی بے حرمتی کرکے اس کے سابقہ مظالم کا اس سے بدلہ لینے کی کوشش کی جا رہی ہے اسی طرح مالوٹوف کو بھی اب مختلف قسم کے مظالم کا تختۂ مشق بنایا جا رہا ہے۔

یہ حرکات روس کے وہ سربراہ اور لیڈر کر رہے ہیں جن کا یہ دعوےٰ ہے کہ وہ اور ان کے کمیونزم کے اصول دنیا کے سب مذاہب اور سب ازموں سے افضل و اعلےٰ اور برتر ہیں۔ جس پر عمل نے انہیں نہ صرف خدا کے تصور اور اس پر ایمان سے مستغنی کر دیا ہے بلکہ ان اصولوں پر عمل کی وجہ سے وہ اخلاق کے بلند ترین مقام پر فائز ہیں پس یہ ہے نمونہ ان بلند ترین اخلاق کے مالک اور کمیونزم کے اصولوں کو عالمگیر اور اعلےٰ اور مفید ترین اصول قرار دینے والے لوگوں کا کہ گلے سڑے مردے اکھاڑ کر ان کی بوسیدہ ہڈیوں سے بھی بدلے لئے جا رہے ہیں آسمانوں اور فضاؤں میں خدا کو ڈھونڈنے والے یہ وہ ہیں جو کہتے ہیں کہ ہم نے خدا کو آسمان و زمین کے ہر کونے میں ڈھونڈ مارا ہے اور خلاء و فضاء کے چاروں طرف آدمی بھیجکر تلاش کر چکے ہیں مگر ہمیں خدا اور اس کی جنت و دوزخ وغیرہ کا کہیں بھی کوئی سراغ نہیں ملا اور ان کا یہ خلاف اخلاق عمل اپنے مدمقابل اور کھلے دشمنوں سے بھی نہیں ہے بلکہ ان شخصیتوں سے ہے۔ جو اپنی زندگی میں اُن کی ساری قوم کے مسلمہ لیڈر اور عرصہ دراز تک ان میں باعزت طور پر برسر اقتدار رہ چکی ہیں اور جن کی ایک نظر سے اس وقت ان لوگوں کے دل ہل جاتے اور جان کے لالے پڑ جاتے تھے۔ پس یہ ہے آجکل کے سیاستدانوں اور قومی اور ملکی لیڈروں کے اخلاق عالیہ کا نمونہ اور اپنے دشمنوں اور ہموطنوں سے سلوک جس کے مقابلے پر ہمارے سید و مولےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے مذکورہ بالا پاک نمونہ کو رکھ کر پرکھ لیا جائے کہ کونسا نمونہ قابل فخر اور قابل تقلید ہے۔

اس بارے میں حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے عملی نمونہ پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ دشمنوں سے سلوک کے متعلق اپنی امت کے لئے خصوصی طور پر اور دیگر قوموں کے لئے عمومی طور پر ایسی واضح اور مستقل ہدایات چھوڑ گئے ہیں جن پر عمل کرنے کی صورت میں مسلمان یا دیگر لوگ اپنے اپنے دشمنوں پر ظلم یا ان سے بدسلوکی کر ہی نہیں سکتے۔ چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی عمر کے آخری ایام میں جب حضرت اسامہ بن زید کو جنگ موتہ کی مہم پر سنہ ۸ھ میں رومیوں کے مقابلہ کے لئے روانہ فرمایا تو انہیں روانگی کے موقعہ پر دیگر ہدایات کے علاوہ مندرجہ ذیل ہدایات بھی دیں۔ جو اپنی مثال آپ ہیں اور کسی مزید تشریح و وضاحت کی محتاج نہیں۔

"خیانت نہ کرنا بدعہدی نہ کرنا دلوں میں کینہ اور بغض نہ رکھنا مقتولین کے اعضاء نہ کاٹنا بچوں بوڑھوں اور عورتوں کو قتل نہ کرنا درختوں کو نہ اکھاڑنا اور نہ جلانا۔ پھلدار درختوں کو نہ کاٹنا رعایا پر کوئی ظلم روا نہ رکھنا اور ان کے مویشی اور اونٹ وغیرہ ذبح نہ کرنا خانقاہوں اور گرجوں وغیرہ میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے تعرض نہ کرنا"

(سیرت ابن ہشام)

(باقی دیکھیں صفحہ ۷ پر)

کیا آپ نے حضرت امیر المومنین کے ارشاد کے ماتحت ریویو کی دس ہزار اشاعت کیلئے کوشش کی ہے

مجلس انصار اللہ کے اعلانات

(۱) اطاعت

کلمات طیبات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

"قرآن کریم میں حکم ہے اطیعوا اللّٰہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم (پ۵)۔ یہاں اولی الامر کی اطاعت کا صاف طور پر حکم موجود ہے اور اگر کوئی شخص کہے کہ منکم میں گورنمنٹ داخل نہیں تو یہ اس کی صریح غلطی ہے۔ گورنمنٹ جو حکم شریعت کے مطابق دیتی ہے وہ اسے منکم میں داخل کرتا ہے ...... اشارۃ النص کے طور پر قرآن کریم سے ثابت ہوتا ہے کہ گورنمنٹ کی اطاعت کرنی چاہیئے۔" (ملفوظات جلد اول ص۲۶۱)

(۲) اسلامی شعار لباس

ایک شخص نے پوچھا کہ کیا ہندوؤں والی دھوتی باندھنی جائز ہے یا نہیں؟ اس پر حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا کہ تشبہ بالکفار تو کسی بھی رنگ میں جائز نہیں۔ اب ہندو ماتھے پر ایک ٹیکا سا لگاتے ہیں۔ کوئی وہ بھی لگا لے یا سر پر بال تو ہوتے ہیں مگر چند بال بودی کی شکل میں ہندو رکھتے ہیں۔ اگر کوئی ویسے ہی رکھ لیوے تو یہ ہرگز جائز نہیں۔ مسلمانوں کو اپنے ہر ایک حال میں وضع قطع میں غیرت مندانہ چال رکھنی چاہیئے۔ ہمارے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تہ بند بھی باندھا کرتے تھے اور سراویل بھی آپ کا خریدنا ثابت ہے جسے ہم پاجامہ یا تنبی کہتے ہیں ان میں سے جو چاہے پہنے۔ علاوہ ازیں۔ ٹوپی۔ کرتہ۔ چادر اور پگڑی بھی آپ کی عادت مبارک تھی جو چاہے پہنے کوئی حرج نہیں۔ ہاں البتہ اگر کسی کو کوئی نئی ضرورت پیش آوے تو اسے چاہیئے کہ ان میں ایسی چیز کو اختیار کرے جو کفار سے تشبیہ نہ رکھتی ہو۔ اور اسلامی لباس سے نزدیک تر ہو۔ جب ایک شخص اقرار کرتا ہے کہ میں ایمان لایا تو اس کے بعد وہ ڈرتا کس چیز سے ہے اور وہ کونسی چیز ہے جس کی خواہش اب اس کے دل میں باقی رہ گئی ہے۔ کیا کفار کی رسوم و عادت کی؟ اب اسے ڈر چاہیئے تو خدا کا۔ اور اتباع چاہیئے تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی کسی ادنیٰ سے گناہ کو خفیف نہ جاننا چاہیئے۔ بلکہ صغیرہ ہی کبیرہ بن جاتے ہیں اور صغیرہ ہی کی اصرار کبیرہ ہے۔ ہمیں تو اللہ تعالےٰ نے ایسی فطرت ہی نہیں دی کہ ان کے لباس یا پوشش سے فائدہ اٹھائیں۔ سیالکوٹ سے ایک دفعہ انگریزی جوتا آیا۔ ہمیں اس کا پہننا ہی مشکل ہوتا تھا۔ کبھی ادھر کا ادھر اور دائیں کا بائیں۔ آخر تنگ آ کر ایسا ہی کا نشان لگایا گیا کہ شناخت رہے۔ مگر اس طرح بھی کام نہ چلا۔ آخر میں نے کہا کہ میری فطرت ہی کے خلاف ہے کہ ایسا جوتا پہنوں۔

(ص۳۲۵ فتاوٰی بحوالہ بدر ۱۷/۴/۱۹۰۳)

(۳) ریڈیو

موجودہ زمانہ کے مخرب اخلاق وسائل میں سے ایک ریڈیو ہے۔ جبکہ اس کا بے محل استعمال کیا جائے۔ اسلامی شریعت نے مردوں کو عورتوں کے گانے سننے سے منع فرمایا ہے اور ریڈیو پر زیادہ تر پروگرام گانے کا ہی ہوتا ہے جس میں اکثر نوجوان گہری دلچسپی لیتے ہیں اور اس کے نتیجہ میں بُرے اور گندے رجحانات میں ترقی کر کے گناہوں کی طرف مائل ہو جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں یہ گانے زیادہ تر عشقیہ ہوتے ہیں جو نوجوان لڑکوں اور لڑکیوں میں بُرا میلان پیدا کر سکتے ہیں۔

ضرورت ہے کہ احباب گھروں میں ریڈیو کے استعمال پر کنٹرول رکھیں۔

(۴) خدا

"ہمارے سلسلہ کی شرط ہے کہ خدا پر ایمان لاؤ اور اپنے نفس پر اور اپنے آراموں پر اور اپنے کل تعلقات پر اس کو مقدم رکھو اور عملی طور پر بہادری کے ساتھ اس کی راہ میں صدق و وفا دکھلاؤ۔ دنیا اپنے اسباب اور اپنے عزیزوں پر اس کو مقدم نہیں رکھتی۔ مگر تم اس کو مقدم رکھو تا تم آسمان پر اس کی جماعت لکھے جاؤ۔ رحمت کے نشان دکھلانا قدیم سے خدا کی عادت ہے۔ مگر تم اسی حالت میں اس عادت سے حصہ لے سکتے ہو کہ تم میں اور اس میں کوئی جدائی نہ رہے۔ اور تمہاری مرضی اس کی مرضی اور تمہاری خواہشیں اس کی خواہشیں ہو جائیں اور تمہارا سر ہر ایک وقت اور ہر ایک حالت مرادیابی اور نامرادی میں اس کے آستانہ پر پڑا رہے۔"

(کشتی نوح ص۱۶)

(قائد تربیت انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

میری یہ خواہش عرصہ سے تھی جو اللہ تعالیٰ نے پوری کر دی

(مسجد احمدیہ فرینکفورٹ (جرمنی) کیلئے ۳۰۰ روپیہ کا عطیہ)

مکرم پیر خلیل الرحمٰن صاحب سیوہاڑوی سکرٹری مال جماعت احمدیہ میانی ضلع سرگودہا اپنی چٹھی مورخہ ۲/۱/۶۲ء میں تحریر فرماتے ہیں:-

"میں اصل باشندہ سیوہارہ ضلع بجنور (انڈیا) کا ہوں۔ اور وہاں پر میرا بھائی موجود ہے۔ اس نے مجھے پانچ صد روپیہ ارسال روانہ کیا ہے۔ جس میں سے میں نے تین صد روپیہ (بہ تفصیل ذیل) غیر ممالک مساجد فرینکفورٹ میں اپنی طرف سے ۱۵۰ روپیہ اور اپنی اہلیہ مسعودہ خانم کی طرف سے ۱۵۰ روپیہ) جمع کرا دیا ہے۔ میری یہ خواہش ایک عرصہ سے تھی جو کہ اللہ تعالےٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے پوری کر دی ہے۔"

احباب دعا فرمادیں کہ اللہ تعالےٰ ہمارے مخلص دوست اور ان کے بھائی صاحب کے اخلاص میں برکت ڈالے۔ اور ان کی اس قربانی کو قبول فرماتے ہوئے انہیں اور ان کے تمام خاندان کو ہمیشہ اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔ آمین۔

(وکیل المال تحریک جدید)

اضافہ کی تحریک

اپنے محبوب امام کی آواز پر خدام کا لبیک

حال ہی میں خدام الاحمدیہ کو ایک ٹریکٹ اس مضمون کا بھجوایا گیا تھا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اپنے خدام سے کم از کم پانچ لاکھ روپے کے وعدوں کی توقع رکھتے ہیں۔ اس کے پیش نظر خدام کو اپنے وعدوں میں اضافہ کرنا چاہیئے۔ چنانچہ ایسی قربانیوں کی متعدد مثالیں ہدیہ قارئین کی جا چکی ہیں۔

آج کی قسط میں مزید مثالیں درج ذیل ہیں۔ اللہ تعالےٰ سب کو ان کے اخلاص کا بہترین اجر عطا فرمائے۔

		اضافہ	کل وعدہ
۱۔	مکرم عبدالشکور صاحب قائد خدام الاحمدیہ لاڑکانہ معہ اہلیہ صاحبہ	۹/۰	۲۵/-
۲۔	” سید قمر الحق صاحب سکول ماسٹر اسلامیہ ہائی سکول دوہڑی	۱/-	۸/-
۳۔	” عبدالماجد صاحب اسسٹنٹ سٹیشن ماسٹر سکھر	۱/-	۱۲/-
۴۔	” نذر محمد صاحب مدیر روہڑی ہوکل شیڈ روہڑی	۵/-	۲۵/-
۵۔	” محمد عالم صاحب روہڑی سیمنٹ فیکٹری ”	۲/-	۲۲/-
۶۔	” عبدالحمید صاحب قائد تحصیل شیخوپورہ سانگلہ ہل	۱/-	۶/۵۰

(وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

تحریک جدید اور خدام کا فرض

ہر قوم کے نوجوان اس کی ترقی اور فلاح کے علمبردار ہوتے ہیں۔ تحریک جدید کے ذریعہ جو کام اسوقت اکناف عالم میں ہو رہا ہے۔ اس کی اہمیت خدام سے پوشیدہ نہیں۔ اس عظیم الشان کام میں مالی پہلو کی اہمیت بالکل واضح ہے۔ پس تحریک جدید کو مالی طور پر مضبوط بنانا ہر احمدی نوجوان کا فرض ہے۔ حضور خدام کو اس اہم فرض کی طرف متوجہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں

"میں سب سے پہلے ان کے سپرد یہ کام کرتا ہوں۔ اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے اور کوئی جوان ایسا نہیں رہے گا۔ جو دفتر دوم میں شامل نہ ہو اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے۔" الفضل ۲ دسمبر ۱۹۵۹ء

تمام مجالس خدام الاحمدیہ کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ تحریک جدید کے چندوں کی وصولی کی طرف توجہ دیں اور زیادہ سے زیادہ نوجوانوں کو اس تحریک میں شامل کریں۔

(مہتمم تحریک جدید خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مشرقی پاکستان میں سال رواں میں ۶۹ نئے کارخانے قائم کئے جائیں گے

تین کروڑ کے زرمبادلہ کی منظوری صنعتوں کو متوازن بنانے پر ڈیڑھ کروڑ روپے خرچ ہوں گے

ڈھاکہ ۲۱ فروری۔ رواں مالی سال میں مشرقی پاکستان میں ۶۹ نئے کارخانے لگائے جائیں گے۔ ان کے لئے تین کروڑ روپے کا زرمبادلہ مختص کیا گیا ہے۔

باخبر سرکاری ذرائع کے مطابق صوبائی حکومت نے کارخانوں کے قیام کے لئے مزید ایک کروڑ پینتالیس لاکھ نواسی ہزار روپے منظور کئے ہیں۔ موجودہ صنعتوں کو متوازن بنانے پر ایک کروڑ چون لاکھ ستر ہزار روپے خرچ کرنے کی منظوری بھی دی گئی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ اس سال جو ۶۹ نئے کارخانے لگائے جائیں گے ان میں اوزار جدید، لالٹین کاشتکاری، ٹیکسٹائل مشینری، انجینئرنگ کے چھوٹے کارخانے، گولڈ سمتھ ورکس، آٹو میٹک خشت سازی، شیشے سرامک، لکڑی کا سامان بنانے، ریڈسن اور کپاس بیلنے، تمباکو سیمنٹ، بجلی کی موٹریں، سوئچ گیئر وغیرہ بنانے کی صنعتیں شامل ہیں۔

بھارت کا شرانگیز پراپیگنڈا

لاہور ۲۱ فروری۔ گورنر مشرقی پاکستان لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خاں نے اس بھارتی الزام کو شرانگیز پراپیگنڈا قرار دیا ہے کہ پاکستان میں اقلیتیں محفوظ نہیں ہیں۔ گورنر مشرقی پاکستان نے ڈھاکہ روانہ ہونے سے پہلے آج سہ پہر ان سے ہوائی اڈہ پر بھارت کے وزیر بحالیات مسٹر مہر چند کھنہ کے ایک بیان پر تبصرہ کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ مسٹر کھنہ نے اپنے اس بیان میں کہا تھا کہ مشرقی پاکستان میں اقلیتوں کو تحفظ حاصل نہیں ہے۔ لیفٹیننٹ جنرل اعظم خاں نے کہا پاکستان ان ممالک میں سے ہے جہاں تمام باشندوں کو بلا امتیاز نسل، مذہب اور رنگ مساوی شہری حقوق حاصل ہیں۔ اور وہ ذمہ داریوں میں برابر کے شریک ہیں۔ آپ نے کہا کہ پاکستان میں اقلیتیں اپنے آپ کو ہر لحاظ سے پوری طرح محفوظ و مامون محسوس کرتی ہیں اور انہیں کسی قسم کی تکلیف نہیں ہے۔

نیپال میں ہوم گارڈز کی تشکیل

کھٹمنڈو ۲۱ فروری۔ نیپال کی حکومت نے ہوم گارڈز کی تشکیل کی ہے۔ اس اقدام کا مقصد غالباً حفاظتی اقدامات کو سخت کرنا اور باغیوں کی سرگرمیوں کو روکنا ہے۔ حکومت کی طرف سے جاری کردہ ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ مسلح پولیس کو جسے اب تک نیپال کی شاہی فوج کا جزو لاینفک سمجھا جاتا تھا، ہوم گارڈز میں تبدیل کر دیا گیا ہے۔ ہوم گارڈز کے ملازموں کو وہی تنخواہ اور پنشن ملے گی جو فوجیوں کو دی جاتی ہے۔ اعلان میں مزید کہا گیا ہے کہ اس ضمن میں ضروری انتظامی تبدیلیاں عمل میں لائی جا رہی ہیں۔ دریں اثنا نیپال ریڈیو نے اپنے ایک نشریہ میں بتایا ہے کہ کل صبح بھارت کے سرحدی علاقہ کے ساتھ واقع نیپال چوکیوں پر قوم دشمن عناصر نے دو مرتبہ حملے کئے۔

درخواست دعا

میرا لڑکا محمد یحییٰ کافی عرصہ سے بعارضہ بخار بیمار ہے۔ احباب کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (محمد الیاس فضل عمر ہسپتال ربوہ)

چین کا امریکہ سے احتجاج

پیکنگ ۲۱ فروری۔ کمیونسٹ چین نے اپنی بحری حدود کی خلاف ورزی کے خلاف امریکہ کو شدید انتباہ کیا ہے۔ امریکہ کو چین کی طرف سے یہ ۱۸۷ واں انتباہ ہے۔ نیو چائنا خبر رساں ایجنسی کی اطلاع کے مطابق امریکہ کے تین جہازوں نے چین کی بحری حدود کی خلاف ورزی کی ہے۔ جہاز لوان تنگ تک چلے آئے تھے۔

مراکش کی طرف سے پاکستان کی حمایت

کراچی ۲۱ فروری۔ باخبر ذرائع کے مطابق مراکش کی سب سے بڑی سیاسی پارٹی (استقلال پارٹی) نے مسئلہ کشمیر پر پاکستان کے موقف کو صحیح قرار دیتے ہوئے کشمیریوں کو حق خود اختیاری دینے کی حمایت کی ہے۔ استقلال پارٹی کے چھٹے قومی اجتماع میں ایک قرارداد پاس کی گئی ہے۔ اس اجلاس کی صدارت مراکش کے وزیر اسلامیہ جناب علال الفاسی نے کی تھی۔

سوڈان میں پرانے شہر کے آثار ملے

قاہرہ ۲۱ فروری۔ ماہرین آثار قدیمہ کو سوڈان میں کھدائی کے دوران ایک ایسے شہر کے آثار ملے ہیں جن سے نوبیہ کی تاریخ میں ایک اہم باب کا اضافہ ہو جائے گا۔ ماہرین کی ایک جماعت مصر کی ایک سوسائٹی کے زیر اہتمام سوڈان میں بہین کے قریب کھدائی کر رہی تھی کہ ایک صدیوں پرانے شہر کے آثار ملے۔ ایک ماہر آثار قدیمہ نے بتایا ہے کہ مصری تہذیب صدیوں پہلے سوڈان تک پہنچ گئی تھی۔

کھٹمنڈو سے لاسہ تک شاہراہ تعمیر کرنے کیلئے چینی حکومت کا منصوبہ

چین نے دو سو انجینئر سرحدی علاقوں میں بھیج دیئے

گنگٹوک (سکم) ۲۱ فروری۔ تبت سے یہاں موصول ہونے والی تازہ ترین اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ چین کی عوامی حکومت نے دو سو کے قریب چینی فنی کارکنوں اور انجینئروں کو جنہوں نے روس میں تربیت حاصل کی ہے۔ سرحدی علاقوں بالخصوص نیپال کے ہمالیائی خطوں میں وسیع پیمانے پر سروے کے لئے بھیجا ہے۔

ان اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ چین غالباً نیپال کی سرحد کے پار ایک بہت بڑی سرنگ بنائے گا تاکہ کھٹمنڈو اور لاسہ کے درمیان مجوزہ شاہراہ کو وادیٔ کھٹمنڈو کی موجودہ سڑک سے ملایا جا سکے۔

کہا جاتا ہے کہ اس سڑک کا تین چوتھائی حصہ مکمل ہو چکا ہے۔ مگر اس کا سب سے دشوار گزار حصہ جو سم زونگ اور ٹنگری کو ملائے گا ابھی نہیں بنایا جا سکا۔ اطلاعات میں بتایا گیا ہے کہ اس سڑک کے کنارے پچاس کے قریب پٹرول پمپ ہوں گے۔

کہا جاتا ہے کہ چین سے روسی ماہروں کے چلے جانے کے بعد چینی حکومت نے خود اپنے ماہروں سے کہا ہے کہ وہ تبت اور نیپال میں جا کر سڑکیں تعمیر کریں۔

فرانس کی طرف سے جرمنی کو ایٹمی اسلحہ کی پیشکش

نیویارک ۲۱ فروری۔ فرانس کے صدر جنرل ڈیگال نے گذشتہ جمعرات کو مغربی جرمنی کے چانسلر ڈاکٹر ایڈنائر سے گفتگو کرتے ہوئے کہا ہے کہ مغربی جرمنی چاہے تو فرانس سے جوہری اسلحہ لے سکتا ہے اس اسلحہ کو بہتر بنانے کا کام جاری ہے۔ صدر ڈیگال نے کہا کہ ہماری شرط یہ ہوگی کہ مغربی جرمنی یورپ کو متحد کرنے کے سلسلہ میں ہماری تجاویز منظور کرے۔ باخبر حلقوں نے توقع ظاہر کی ہے کہ چانسلر ایڈنائر فرانس کی یہ پیشکش مسترد کر دیں گے۔

کانگرس کے دفتر میں بم پھٹنے سے ایک شخص مجروح

نئی دہلی ۲۰ فروری۔ بھارت کی برسر اقتدار کانگرس پارٹی کے دفتر میں آج دیسی ساخت کا ایک بم پھٹا جس سے دفتر کا ایک شخص زخمی ہو گیا۔ پولیس نے بتایا ہے کہ کسی نامعلوم شخص نے یہ بم پارٹی کے صدر کے کمرے میں کھڑکی سے پھینکا تھا۔

روسی وزیراعظم کی تجویز منظور کرنیکا مشورہ

رنگون ۲۱ فروری۔ برما کے وزیراعظم اونو نے مغربی طاقتوں سے کہا ہے کہ وہ تخفیف اسلحہ کے سوال پر سربراہوں کی کانفرنس میں شرکت کے متعلق روس کے وزیراعظم مسٹر خروشچیف کی تجویز منظور کر لیں۔ دریں اثنا برازیل نے ۱۸ ملکوں کی تخفیف اسلحہ کانفرنس میں شرکت کی تجویز مسترد کر دی ہے۔

بقیہ صفحہ ۵

پس یہ ہے دنیا کے تمام دیگر مذاہب کے اصولوں اور تعلیموں کے مقابل پر اسلام کی سنہری تعلیم اور ہدایات ایک فاتح قوم اور غالب فوج کو کسی مفتوح قوم کے لوگوں اور ان کی زمینوں اور جائیدادوں وغیرہ کے بارے میں جس پر حضرت بانیٔ اسلام نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے نہ صرف خود عمل فرمایا بلکہ آپ کے خلفاء اور صحابہ نے بھی اس پر کما حقہٗ عمل کر کے آنے والی نسلوں کے لئے ایک نہایت قابل فخر اور بے مثال نمونہ چھوڑا ہے۔

کاش آجکل مذہبی اور سیاسی لیڈر اور قومی رہنما حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے اس سنہری اور پاک و اعلیٰ اور اتم نمونہ سے سبق حاصل کریں اور اپنے مغلوب اور شکست خوردہ دشمنوں اور اپنے مجرموں پر غلبہ و اقتدار کے بعد ان سے بدلے اور انتقام لینے کی بجائے ایسے حسن سلوک سے پیش آئیں کہ جس کے ذریعہ بغیر کسی طاقت کے استعمال کے ان کے دلوں پر مستقل تسلط اور فتح حاصل کر سکیں اور اس طرح اپنے اپنے ملکوں میں دائمی امن و صلح اور آشتی کی مستحکم بنیاد ڈال دیں۔

اللھم صل علی محمد و علی آل محمد و بارک و سلم انک حمید مجید ۵

اہل اسلام
کس طرح ترقی کر سکتے ہیں؟
ڈاک کا کارڈ آنے پر۔ مفت
عبداللہ الہ دین
سکندرآباد دکن

مسئلہ کشمیر کے مختلف پہلوؤں پر راولپنڈی میں اہم بات چیت

چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب سے منظور قادر صاحب کی طویل ملاقات ۔ گفتگو آج بھی جاری رہے گی

راولپنڈی ۲۲ فروری ۔ حفاظتی کونسل میں کشمیر کے مسئلہ پر آئندہ بحث کے سلسلہ میں وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے کل اقوام متحدہ میں پاکستان کے مستقل مندوب چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب اور دوسرے ماہرین سے ساڑھے پانچ گھنٹے تک گفتگو کی ۔ اس بات چیت میں فارن سیکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی اور وزارت امور خارجہ کے ڈائرکٹر جنرل مسٹر آغا شاہی نے بھی شرکت کی دہلی سے پاکستانی ہائی کمشنر آغا ہلالی کو بھی مشورہ کے لئے راولپنڈی طلب کر لیا گیا ہے۔

کل کی بات چیت ختم ہونے پر وزیر خارجہ مسٹر منظور قادر نے بتایا "ہم نے مسئلہ کشمیر کے مختلف پہلوؤں پر غور کیا ہے ہماری بات چیت کا سلسلہ کل بھی جاری رہے گا ۔ صدر حکومت آزاد کشمیر مسٹر کے ایچ خورشید بھی اگلے روز اس گفتگو میں حصہ لیں گے"

کل کی بات چیت میں جو اصحاب شریک ہوئے وہ آج صبح ایوان صدر میں فیلڈ مارشل محمد ایوب خان سے ملاقات کریں گے ۔ یاد رہے چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کراچی میں بھی صدر ایوب سے ملاقات کر چکے ہیں۔

چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے لاہور سے راولپنڈی پہنچ کر اخباری نمائندوں کو بتایا تھا کہ "مجھے یہ علم نہیں کہ راولپنڈی میں میرا قیام کتنا عرصہ رہے گا۔" چوہدری صاحب اخباری نمائندوں کے بیشتر سوالات ٹال گئے آپ سے پوچھا گیا کہ حفاظتی کونسل کے آئندہ اجلاس میں کشمیر کا مسئلہ زیر بحث آنے پر پاکستان کس حد تک اپنی کامیابی کی توقع کر سکتا ہے۔

چوہدری صاحب نے جواب دیا " اس مرحلہ پر میں کچھ نہیں کہہ سکتا ۔ کامیابی کے امکانات کے متعلق کوئی پیشگوئی اسی وقت کی جا سکے گی جب حکومت پاکستان حفاظتی کونسل میں مسئلہ کشمیر پر آئندہ بحث کے بارے میں اپنے لائحہ عمل کے متعلق کوئی فیصلہ کرے گی۔

حکومت سے ہدایات حاصل کرنے کے بعد ہی میں یہ طے کر سکوں گا ۔ کہ اقوام متحدہ میں دوسرے نمائندوں سے سلسلہ جنبانی کی صورت کیا ہونی چاہیئے۔

فارن سیکرٹری مسٹر ایس کے دہلوی نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ کشمیر کے متعلق اقوام متحدہ میں پاکستانی وفد کو نئی ہدایات دی جائیں گی ۔ نئی ہدایات کا فیصلہ کل کر لیا جائیگا مسٹر دہلوی نے ایک سوال پر بتایا کہ حفاظتی کونسل میں کشمیر پر بحث کے مفید نتائج حاصل ہونے کی توقع کرنی چاہیئے ۔ میں ابھی صرف یہ کہہ سکتا ہوں کہ ہم صحیح سمت کی جانب گامزن ہیں سردست پاکستان کے آئندہ اقدام کے متعلق کچھ کہنا قبل از وقت ہوگا ۔ اس بارے میں کل کچھ بتایا جا سکے گا ۔ موجودہ پروگرام کے تحت مسٹر دہلوی آج کراچی واپس جا رہے ہیں لیکن عین ممکن ہے کہ راولپنڈی میں ان کا قیام طول پکڑ جائے +

نئے آئین کا اعلان یکم مارچ کو ہوگا

کراچی ۲۲ فروری ۔ وزیر صنعت مسٹر ابوالقاسم خاں نے کل یہاں کہا کہ ملک کے لئے دستور کا اعلان غالباً یکم مارچ کو راولپنڈی سے کیا جائے گا ۔ وزیر صنعت کل صبح ایک اخباری کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے ★

★ آپ نے کہا میں نے ابھی کوئی فیصلہ نہیں کیا ہے کہ میں پارلیمنٹ کے آئندہ انتخابات میں حصہ لوں یا ریٹائر ہو جاؤں +

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جانوروں کے مہلک اپھارہ کا موسم شروع ہو چکا ہے

اکسیر اپھارہ (اکسیر پیٹھا) کے ایک پیکٹ سے بفضلہ تعالیٰ یہ اپھارہ پندرہ منٹ میں غائب ہو جاتا ہے ۔ ہر دیہاتی علاقہ میں اس دواء کا ہونا نہایت ضروری ہے۔

ایجنٹ حضرات جلد از جلد "اکسیر اپھارہ" حاصل کر لیں۔

قیمت فی پیکٹ ۷۵ پیسے فی درجن صرف چھ روپے دو درجن یا اس سے زیادہ پر خرچ ڈاک و پیکنگ بذمہ کمپنی

ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی (شعبہ حیوانات) ربوہ

خوبصورت آنکھوں کیلئے خوبصورت تحفے

سرمہ حور

آنکھوں کی صفائی ۔ نظر کی تیزی اور آنکھ کی ہر قسم کی بیماری کے لئے بے نظیر

چھوٹی شیشی آٹھ آنے

بڑی شیشی ایک روپیہ

حور کاجل

آنکھوں کو خوبصورت ۔ دلکش اور جاذب نظر بناتا ہے ۔ بچوں کی معصوم آنکھوں کے لئے پیاری شے ۔

فی شیشی آٹھ آنے بڑی شیشی ایک روپیہ

نور دواخانہ ۔ آبادی اچھرہ سنگھ ۔ گوجرانوالہ

ضروری تصحیح

الفضل کے مصلح موعود نمبر مورخہ ۲۰ فروری ۱۹۶۲ء کے صفحہ ۱۲ پر اورینٹل ریلیجس کارپوریشن لمیٹڈ ربوہ کا ایک اشتہار شائع ہوا ہے ۔ اس میں کتابت کی غلطی سے دعوۃ الامیر انگریزی کی قیمت ۶/- روپے غلط چھپ گئی ہے اس کی اصل قیمت آٹھ روپے ہے احباب نوٹ فرمالیں ۔ (مینیجر الفضل)

ضروری اعلان برائے خریداران اخبار الفضل

بعض ایجنٹ صاحبان اخبار الفضل کی طرف سے شکایت آئی ہے کہ ان کو بعض خریداران بل ادا نہیں کرتے بذریعہ اعلان ہذا ایسے حضرات سے التماس ہے کہ ہر مہینے کی پانچ تاریخ تک اپنے ایجنٹ کو بل ادا فرما دیا کریں ۔ تاکہ وہ دس تاریخ تک ایجنسی کا بل دفتر ہذا کو بھجوا سکیں ۔

(مینیجر)

لجنہ اماء اللہ سمن آباد لاہور کے زیر اہتمام

جلسہ مصلح موعود

لجنہ اماء اللہ حلقہ سمن آباد لاہور کے زیر اہتمام جلسہ مصلح موعود ۲۵ فروری ۶۲ء بروز اتوار بوقت دس بجے صبح کوٹھی نمبر N/۲۸۷/۲۸۶ نیو مارکیٹ سمن آباد میں منعقد ہوگا ۔ جلسہ کے بعد لجنہ اماء اللہ کی ممبرات اور ناصرات الاحمدیہ کی کھیلیں وغیرہ بھی ہوں گی اور انعامات بھی تقسیم کئے جائیں گے حلقہ اسلامیہ پارک اور حلقہ سمن آباد کی تمام ممبرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر مستفید ہوں ۔ چھوٹی بچیوں کو بھی ہمراہ لائیں ۔ سب کے دوپٹوں کا رنگ سبز ہونا چاہیئے ۔ وقت کی پابندی ۴ کا خاص خیال رکھیں +

صادقہ فضل

سیکرٹری لجنہ اماء اللہ حلقہ سمن آباد لاہور

دوسروں کی نگاہ

اور

آپ کا ذوق

فرحت علی جیولرز

۲۹ کمرشل بلڈنگ دی مال لاہور

فون نمبر ۲۶۲۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

ہمدرد نسواں (اٹھرا کی گولیاں) دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ گول بازار ربوہ سے طلب کریں مکمل کورس انیس ۱۹ روپے